

۲۷ صفر المظفّر ۱۴۴۷ھ / 22 اگست 2025ء

تاج دارِ بریلی رحمۃ اللہ علیہ

اور اِصلاحِ اُمّت

(مع تذکرۂ مفتیٔ اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ)

مجلسِ علماءِ نظامیہ پاکستان مرکزی دفتر جامعہ نظامیہ رضویہ
اندرون لوہاری دروازہ لاہور

گزشتہ خطبات حاصل کرنے کے لیے ویب سائٹ ملاحظہ کریں: khutbatenizamia.com یا QRcode سکین کریں:

042-37374429 0315-7374429 munpk7374429@gmail.com

مجلس علماء نظامیہ پاکستان Join our channel
مجلس علماء نظامیہ پاکستان Follow our Account
Jamia Nizamia Rizvia Like our Page
Jamia Nizamia Rizvia Like our Page
Jamia Nizamia Rizvia Subscribe our channel

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ، أَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ

وَالَّذِیۡنَ یُمَسِّکُوۡنَ بِالۡکِتٰبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ ؕ اِنَّا لَا نُضِیۡعُ اَجۡرَ الۡمُصۡلِحِیۡنَ۔[الاعراف 170:07]

نظامِ قدرت کے مطابق ہر دَور میں فساد پھیلانے والے لوگ موجود رہے، اب بھی ہیں اور آئندہ بھی رہیں گے... دوسری جانب ربِّ کریم نے ہر زمانے میں اصلاح کرنے والے افراد بھی پیدا فرمائے، اب بھی ایسے حضرات موجود ہیں اور آئندہ بھی رہیں گے۔

فسادی لوگ مختلف طرح سے بگاڑ پیدا کرتے ہیں... کوئی نظریاتی واعتقادی گمراہی پھیلاتا ہے، کوئی بُرے کاموں کو رواج دیتا ہے اور کوئی باہمی لڑائیوں کا باعث بنتا ہے۔ یوں ہی اصلاح کرنے والے بھی مختلف میدانوں میں خامیوں کو دُور کرتے ہیں۔

عصرِ حاضر میں جن ہستیوں سے ربِّ کریم نے اُمّت کی اِصلاح کا کام لیا اُن میں ایک نہایت نمایاں نام تاج دارِ بریلی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری علیہ الرحمہ کا ہے۔ آپ نے نظریاتی واعتقادی گمراہی پھیلانے والوں کا بھی ڈٹ کر مقابلہ کیا، اعمال واحوال کی بھی خوب اصلاح فرمائی اور سیاست ومعیشت کے حوالے سے بھی اُمّت کے لیے کامیابی کا راستہ واضح فرمایا۔

آخرِ زمانہ میں اُمّت کے بگاڑ اور مُصلِحین کے کردار سے متعلق خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: بَدَأَ الْإِسْلَامُ غَرِيبًا وَسَيَعُودُ كَمَا بَدَأَ غَرِيبًا۔[1] یعنی "جس طرح اسلام کے ابتدائی دَور میں اُسے ماننے والوں کی تعداد کم تھی، یوں ہی قیامت کے قریب اسلام پر عمل کرنے والے کم رہ جائیں گے۔" یا یہ کہ "جس طرح ابتدائی دَور میں مسلمان لوگوں کی نظر میں بے وطن، اجنبی اور غیر مانوس تھے، اِسی طرح آخرِ زمانہ میں بھی اُنھیں پردیسی واجنبی سمجھا جائے گا۔"

آپ ﷺ نے فرمایا: فَطُوبَى لِلْغُرَبَاءِ[2] وَفِي رِوَايَةٍ: اَلَّذِينَ يُصْلِحُونَ مَا أَفْسَدَ النَّاسُ مِنْ بَعْدِي مِنْ سُنَّتِي[3]۔[4] یعنی اُن خوش نصیبوں کے لیے دُنیا وآخرت میں خوش خبری ہے جو اُس وقت اِصلاح کریں گے / میرے دین کی ترویج واِشاعت کریں گے، جب کہ لوگوں نے دین کو چھوڑ دیا ہو گا۔"

عرسِ رضوی کی مناسبت سے آج کے خطبہ میں "تاج دارِ بریلی رحمۃ اللہ علیہ اور اِصلاحِ اُمّت" کے عنوان سے کچھ گفتگو ہو گی۔

---

[1] يَحْتَمِلُ أَنْ تَكُونَ الْمُمَاثَلَةُ بَيْنَ الْحَالَةِ الْأُولَى وَالْأَخِيرَةِ لِقِلَّةِ مَنْ كَانُوا يَتَدَيَّنُونَ بِهِ فِي الْأَوَّلِ وَقِلَّةِ مَنْ كَانُوا يَعْمَلُونَ بِهِ فِي الْآخِرِ۔ (مرقاۃ المفاتیح، تحت: 159) إِنَّ أَهْلَ الدِّينِ فِي الْأَوَّلِ كَانُوا غُرَبَاءَ، يُنْكِرُهُمُ النَّاسُ وَلَا يُخَالِطُونَهُمْ فَكَذَا فِي الْآخِرِ۔ (أیضًا، تحت: 170)

[2] رواہ مسلم عن أبی ھریرۃ، رقم الحدیث: 145، ورواہ الترمذی فی سننہ عن عبد اللہ بن مسعود، رقم الحدیث: 2629

[3] ایسے مواقع پر "سنت" سے شریعت مراد ہوتی ہے۔ (ملخص از لمعات التنقیح، زیرِ حدیث: 168)

[4] رواہ الترمذی، رقم الحدیث: 2630

اصلاحِ عقائد

انگریزوں نے برِّصغیر پر انتظامی طور سے مکمل قبضہ کرنے کے بعد اپنی پوری توجّہ یہاں بسنے والے مسلمانوں کے نظریات اور اَطوار کو تبدیل کرنے پر مرکوز رکھی۔ اعتقادی گمراہی پھیلانے کے لیے نئے نئے فرقے ایجاد کیے، حتّٰی کہ مرزا قادیانی کو نبوّت کا جھوٹا دعوٰی کرنے کے لیے تیار کیا... اخلاق وعادات کو بدلنے کے لیے ریاستی وسائل کے زور پر اسلامی تہذیب کی جگہ مغربی کلچر کو فروغ دیا... اور فکر / سوچ بدلنے کے لیے صدیوں سے مدارِس میں رائج نظامِ تعلیم کی حوصلہ شکنی کرکے عصری اداروں کو پروان چڑھایا۔

امامِ اہلِ سنت علیہ الرحمہ نے علمی میدان میں اِن تمام سازشوں کا مقابلہ کیا، خصوصًا عقائد کا تحفّظ کرتے ہوئے صراطِ مستقیم کو خوب واضح کیا اور اُمّت کو اُس پر استقامت اختیار کرنے کی فکر دی۔ چنانچہ آپ نے:

- کَنْزُ الْاِیْمَان کے نام سے قرآنِ مجید کا ادب وتعظیم سے بھرپور ترجمہ تحریر فرمایا اور غلط ترجمے کرکے گمراہی پھیلانے والوں کا سدِّباب کیا۔
- کلمہ طیّبہ پڑھنے کے باوجود باری تعالٰی کی طرف جھوٹ کی نسبت کرنے والے احمقوں[1] کی تردید میں کئی رسالے لکھے اور ثابت کیا کہ باری تعالٰی کی ذاتِ اقدس جھوٹ سمیت ہر عیب ونقص سے پاک ہے۔ (دیکھیے: فتاوٰی رضویہ، ج:15، رضافاؤنڈیشن جامعہ نظامیہ رضویہ)
- لفظِ "خاتم النبیین" کی غلط تشریح کرکے مرزا قادیانی کو راستہ فراہم کرنے والے بدبختوں[2] کو کافر بھی قرار دیا اور تحفظِ ختمِ نبوّت کی خاطر قرآن وسنت کے دلائل سے بھرپور رسالے بھی قلم بند فرمائے۔ (دیکھیے: فتاوٰی رضویہ، ج:14، 15)
- قدیم وجدید فلسفیانہ نظریات کو باطل کرتے ہوئے ایسی شان دار تحقیقات پیش کیں کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ (فتاوٰی رضویہ، ج:27)
- نبیِ کریم ﷺ کے فضائل وکمالات کا انکار کرنے والوں کی بولتی بند کرنے کے لیے فضائل وخصائصِ مصطفٰی کریم ﷺ سے متعلق قرآن وسنت کے ٹھوس دلائل سے مُزیّن رسالے تحریر فرمائے۔ (دیکھیے: فتاوٰی رضویہ، ج:30)
- صحابۂ کرام اور اہلِ بیتِ عظام علیہم الرضوان کی گستاخیاں کرنے والوں کی بھی خوب خبر لی اور دلائل سے اُن کا ردّ کیا۔

یاد رہے کہ اعلٰی حضرت محدثِ بریلوی علیہ الرحمہ نے کوئی نیا عقیدہ یا مسلک ایجاد نہیں کیا، بلکہ اُنہی عقائد ونظریات کا پرچار کیا جو صدیوں پہلے اکابرِ اہلِ سنت نے بیان فرمائے تھے۔

---

[1] اسماعیل دہلوی نے اِس حوالے سے "یک روزہ" نامی کتاب لکھی۔ فتاوٰی رشیدیہ میں کتاب العقائد کا پہلا فتوٰی اِسی موضوع پر ہے اور اُس مسلک والوں کا آج بھی یہی موقف ہے۔ اُن کی تازہ تحریرات اور فتاوٰی کے لیے گوگل یا کسی اور سرچ انجن پر "امکانِ کذب" لکھ کر تلاش کریں۔

[2] قاسم نانوتوی نے اپنی کتاب تَحْذِیْرُ النَّاس میں لکھا کہ خَاتَمِ النَّبِیّٖن سے "آخری نبی" مراد لینا عوام کا خیال ہے (حقیقت میں اِس کا یہ معنٰی نہیں)... اور یہ بھی لکھا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانۂ اقدس میں بھی کسی اور نبی کو فرض کرلیا جائے تو آپ ﷺ کے خاتم النبیین ہونے میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔

اصلاحِ اعمال

امام احمد رضا خان قادری علیہ الرحمہ نے جہاں اُمّتِ مسلمہ کے عقائد و نظریات کا تحفّظ کیا وہاں اعمال واطوار کی اصلاح میں بھی بھرپور کردار ادا کیا۔ نہایت افسوس کی بات ہے کہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ سے محبت وعقیدت رکھنے والوں کی ایک بڑی تعداد آج بھی اُنہی عملی خرابیوں میں مبتلا ہے جن کا آپ نے ردّ کیا تھا اور اُن سے بچنے کی تلقین فرمائی تھی۔ چند اُمور بطورِ مثال پیشِ خدمت ہیں:

قوالی کا حکم: بزرگانِ دین اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ سے سچی مَحبّت کرتے تھے اور محبت کا ذوق بڑھانے کے لیے بعض اوقات کوئی عمدہ کلام بھی سن لیتے تھے، مگر اُن کا سَماع صرف اور صرف حقیقی محبت کے سچے جذبات کو پروان چڑھانے کے لیے ہوتا تھا، نہ تو کھیل کود اُن کا مقصود ہوتا تھا اور نہ ہی اُنھیں باجوں / ساز / مزامیر کا شوق تھا۔ جب کہ عصرِ حاضر میں لوگوں کی ایک بڑی تعداد قوّالی سنتی ہے، مگر نہ ذکرِ خدا و ذکرِ مصطفیٰ کے ادب کا لحاظ کرتی ہے، نہ یہ سمجھتی ہے کہ کیا پڑھا جارہا ہے اور نہ ہی شریعت کے احکام کا پاس رکھتی ہے، یہ لوگ بس گانے باجے کا شوق پورا کرنے کے لیے قوالی سنتے ہیں اور بزرگوں کے سَماع کا حوالہ دیتے ہیں۔

امامِ اہلِ سنت رحمۃ اللہ علیہ کی تحریر کا خلاصہ ہے کہ جو شخص قوّالی کا اہل ہو، یادِ خدا کے لیے شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے قوالی سنے اُسے فائدہ ہوتا ہے، مگر جو سَماع کا اہل ہی نہیں یا کھیل کود کے لیے سنتا ہے اُس کے لیے قوالی سخت نقصان دہ ہے، بلکہ حرام کاموں پر مشتمل ہو تو حرام ہے۔ اِس پر آپ نے سلسلۂ چشتیہ سے تعلق رکھنے والے اکابر اولیائے کرام کے اقوال بھی ذکر فرمائے ہیں۔

(فتاوٰی رضویہ، ج:24، ص:145 تا 165)

یاد رہے کہ امام الاولیا حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ نے کشف المحجوب کے آخر میں سماع سے متعلق کئی ابواب قائم فرمائے ہیں، جن میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے شرائط بیان فرمائیں کہ سماع کب اور کہاں جائز ہے اور کن آداب کے ساتھ جائز ہے۔

دعوتِ میّت کی ممانعت: بہت سی جگہوں پر یہ رواج ہے کہ جب کوئی شخص فوت ہو جاتا ہے تو رشتہ دار یا اہلِ محلہ کھانا پکاتے ہیں اور سب کو کھلاتے ہیں... جنازے کے موقع پر بھی اِس کا اہتمام ہوتا ہے اور تیجے وغیرہ کے موقع پر بھی۔ اِس کام کو اتنا اہم سمجھ لیا گیا ہے کہ اگر مالی استطاعت نہ ہو تو لوگ قرض لے کر اہتمام کرتے ہیں اور جو ایسا نہ کرے اُسے بدمذہب ہونے کا طعنہ دیا جاتا ہے، حالانکہ تاج دارِ بریلی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان کردہ شرعی حکم یہ ہے کہ وفات اور اُس کے بعد والے دو (سوگ کے تین) دنوں میں بطورِ دعوت کھانے کا اہتمام کرنا ناجائز و ممنوع اور بدعتِ سیئہ ہے؛ کیونکہ دعوت خوشی کے موقع پر ہوتی ہے، نہ کہ وفات کے موقع پر، بلکہ تین دنوں کے بعد بھی موت کی نیت سے دعوت کرنا ممنوع ہے۔ یہ دعوت کا کھانا فقرا کھا سکتے ہیں، مال داروں کے لیے یہ کھانا جائز نہیں، البتہ ایصالِ ثواب کے لیے کھانے کا اہتمام جائز ہے، بہتر ہے کہ یہ کھانا محتاج لوگ ہی کھائیں، تاہم مال داروں کے لیے ممنوع نہیں۔ بزرگوں کے

ایصالِ ثواب کے لیے جو لنگر کا اہتمام کیا جاتا ہے وہ سب کے لیے باعثِ برکت ہے۔(فتاوٰی رضویہ،ج:9،ص:614،662،667،673)

امامِ اہلِ سنّت رحمۃ اللہ علیہ کی اِس وضاحت سے سبق لیتے ہوئے ہمیں چاہیے کہ اپنے عزیزوں کی وفات پر دعوت کا اہتمام ہرگز نہ کریں، یہ مسلک کا حصہ ہونا تو دُور کی بات ہے جائز ہی نہیں ہے۔ اگر اللہ تعالٰی نے مالی طور پر وُسعت دی ہے تو جتنی رقم دعوت پر خرچ کرنی ہے وہ کسی دینی اِدارے میں یا مستحق رشتہ داروں کو یا کسی اور اچھے کام کے لیے پیش کر دیں۔

ایک مشت داڑھی کا وجوب: امامِ اہلِ سنت رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں سوال کیا گیا کہ بعض لوگ کہتے ہیں: داڑھی منڈوانا حرام نہیں، اگر کوئی داڑھی شریف نہیں رکھتا یا ایک مٹھی سے کم رکھتا ہے تو بھی وہ گناہ گار نہیں۔ آپ نے جواب میں ایک رسالہ لُمْعَۃُ الضُّحٰی فِیْ اِعْفَاءِ اللُّحٰی تحریر فرمایا، جس میں 18 آیاتِ مبارکہ، 72 احادیثِ طیبہ اور 60 ارشاداتِ علما ذکر کر کے ثابت کیا کہ ایک مشت داڑھی رکھنا واجب ہے، اِس سے کم کرنا یا منڈوا دینا حرام و گناہِ کبیرہ ہے۔(فتاوٰی رضویہ،ج:22،ص:607تا677)

پردے کا اہتمام: مَرد پر فرض ہے کہ وہ اپنی ناف کے متّصل نیچے سے گھٹنے کے آخر تک کا حصہ چھپائے۔ شرعی ضرورت کے بغیر یہ حصہ کسی کے سامنے کھولنا حرام اور سخت گناہ ہے، حتّٰی کہ بلا ضرورت یہ حصہ تنہائی میں بھی کھولنا جائز نہیں۔ ہمارے ہاں تیزی سے ایسا مختصر لباس پہننے کا رواج بڑھتا جا رہا ہے جس سے گھٹنے نہیں چھپتے۔

ایک مرتبہ امامِ اہلِ سنت رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں کچھ فوجی ملازم حاضر ہوئے اور آپ کے سامنے رکھی ہوئی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ اُن کا لباس پورا نہ ہونے کی وجہ سے آپ نے نگاہیں جھکا لیں اور اُن کی طرف دیکھے بغیر اُن کی بات کا جواب دیا۔ خدام نے اُنھیں پردے کے لیے کپڑا دیا، جب اُنھوں نے گھٹنے چھپا لیے تو آپ نے اُن کی طرف نگاہ اُٹھائی اور نظر ملا کر کلام فرمایا۔(حیاتِ اعلٰی حضرت، ص:262، ملخصًا)

اعراسِ مبارکہ اور غیر شرعی اُمور: بزرگانِ دین کے ایامِ وصال پر اُن کے اعراسِ مبارکہ منائے جاتے ہیں، مقصود یہ ہوتا ہے کہ کچھ اچھے کام کر کے اُن کا ثواب صاحبِ عُرس کو پیش کیا جائے؛ تاکہ رحمتِ الٰہی سے عرس والے کی نگاہِ شفقت نصیب ہو۔ بعض لوگ اعراسِ مقدّسہ کے موقع پر غیر شرعی کام کرتے ہیں، ظاہر ہے کہ ایسے کاموں کا ثواب ہے ہی نہیں تو ایصالِ ثواب کیسے ہو گا؟ اور پھر بزرگوں کی توجہ کیسے نصیب ہو گی؟

اعلٰی حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا: بزرگانِ دین کے اعراسِ مبارکہ میں جو ناجائز کام کیے جاتے ہیں کیا اِن سے مزارات والوں کو تکلیف ہوتی ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: یقیناً ہوتی ہے، اِسی وجہ سے اُنھوں نے بھی توجّہ کم فرما دی ہے، ورنہ پہلے جس قدر فُیوض و برکات ہوتے تھے وہ اب کہاں؟(ملفوظاتِ اعلٰی حضرت، ص:383، مکتبۃ المدینہ)

ہمیں چاہیے کہ اعلٰی حضرت علیہ الرحمہ سے سچی عقیدت رکھیں اور آپ کی تشریحات کے مطابق شریعتِ مطہرہ پر عمل کریں۔

اصلاحِ سیاست

اعلیٰ حضرت محدِّثِ بریلوی علیہ الرحمہ (1856ء تا 1921ء) کے دَور میں مسلمانوں کے خلاف سیاسی چالیں بھی عروج پر تھیں۔ برطانوی سامراج اور ہندوؤں کی سازشوں نے صورتِ حال کو بہت پیچیدہ بنا دیا تھا۔ چنانچہ:

- ایک طرف وہ مفاد پرست لوگ تھے جو انگریز کی گود میں کھیل رہے تھے اور اُن سے عہدے حاصل کر کے برطانوی سامراج کو مضبوط کرنے میں اپنا کردار ادا کر رہے تھے۔ افسوس کہ آج بھی اُنہی انگریز نواز لوگوں کی اولاد ہم پر مسلّط ہے۔
- دوسری طرف انڈین نیشنل کانگریس (Indian National Congress) کے لیڈر گاندھی نے اپنی سیاسی چالوں کے ذریعے بہت سے مسلم راہ نماؤں کو اپنا ہمنوا بنا لیا تھا۔ ابو الکلام آزاد سمیت مکتبۂ فکر دیوبند سے تعلّق رکھنے والے تقریباً سبھی علما کانگریس کے حامی اور دو قومی نظریہ کے مخالف تھے۔ وہ سمجھتے تھے کہ گاندھی اور اُس کی کانگریس مسلمانوں کے مفادات کا تحفّظ کریں گے۔

اِس صورتِ حال میں اللہ تعالیٰ کی توفیق سے امامِ اہلِ سنّت الشاہ احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ نے حقیقتِ حال کو سمجھا اور یہ فکر دی کہ جہاں برطانوی سامراج سے آزادی کے لیے جہاد کی ضرورت ہے وہاں کانگریس کا نعرہ: ”مُتّحدہ قومیت“/ ”یک قومی نظریہ“/ ”اکھنڈ بھارت“ بھی کسی صورت میں قابلِ قبول نہیں۔[1]

اعلیٰ حضرت نے 1897ء میں پٹنہ[2] میں سُنّی کانفرنس کا اہتمام کیا اور دو قومی نظریہ (Two Nation Theory) پیش کرتے ہوئے پیغام دیا کہ ہندو الگ قوم ہے اور مسلمان الگ قوم ہے۔ اَلْکُفْرُ مِلَّۃٌ وَّاحِدَۃٌ۔ دُنیا بھر کے کفار ایک ہی قوم اور ایک ہی ملّت ہیں... اور دُنیا بھر کے مسلمان ایک الگ قوم اور جداگانہ ملّت ہیں، ایسا نہیں کہ برطانیہ میں کفر اور ہے، جب کہ ہندوستان میں کفر اور ہے۔
(تخلیق پاکستان میں علمائے اہل سنت کا کردار، از علامہ شاہ تراب الحق قادری، ص:66، حماد احمد جاوید فاروقی پبلشرز)

نیز آپ نے اَلْمَحَجَّۃُ الْمُؤْتَمِنَۃ فِیْ آیَۃِ الْمُمْتَحِنَۃ نامی رسالہ تحریر فرمایا، جو فتاوٰی رضویہ کی چودھویں جلد میں موجود ہے۔ آپ نے قرآن و سنت سے ثابت کیا کہ ہندو کبھی بھی مسلمانوں کے دوست نہیں ہو سکتے اور نہ ہی وہ ہمارے مفادات کا تحفظ کر سکتے ہیں۔

ہندوؤں کو خوش کرنے کے لیے بعض لوگوں نے گائے ذبح کرنے سے روکا تو آپ نے أَنْفَسُ الْفِکَرْ فِیْ قُرْبَانِ الْبَقَرْ نامی رسالہ لکھا اور ثابت کیا کہ گائے کی قربانی ضروری نہیں، مگر اب اسلامی شعائر کو مٹانے کی کوشش ہو رہی ہے؛ لہٰذا اب گائے کی قربانی لازم ہے۔

---

[1] تفصیل کے لیے ملاحظہ کیجیے: ”تحریکِ پاکستان میں خلفائے امام احمد رضا کا کردار 1920ء سے 1947ء تک“ (تحقیقی مقالہ برائے پی ایچ۔ڈی، جامعہ کراچی)۔ مقالہ پڑھنے یا ڈاؤن لوڈ کرنے کے لیے لنک پر کلک کریں: https://www.alahazratnetwork.org/wp-content/uploads/2020/04/TehreekePakistanMainKhulafaeAlahazratKaKirdar.pdf
نیز ملاحظہ کیجیے: ”امام احمد رضا محدّثِ بریلوی اور تحریکِ پاکستان“، از سید صابر حسین شاہ بخاری، ناشر: بزمِ رضا پاکستان، جامعہ نظامیہ رضویہ

[2] یہ شہر اب بھارتی ریاست ”بہار“ کا دارالحکومت ہے۔

اصلاحِ معیشت

امام احمد رضا خان قادری علیہ الرحمہ جہاں بہت بڑے مفسّر و محدِّث تھے وہاں آپ ماہرِ معاشیات بھی تھے اور آپ نے اُس وقت معیشت (Economy) کے حوالے سے شان دار اُصول تحریر فرمائے جب برِّ صغیر میں اقتصادیات کے مطالعہ کا تصوُّر ہی نہیں تھا۔

پہلی جنگِ عظیم کے بعد جب عالَمی معیشت تباہ ہوئی تو 1930ء میں علمِ اقتصادیات (Economics) پر کام شروع ہوا، جب کہ امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ نے 1912ء میں "تدبیرِ فلاح و نجات و اصلاح" کے نام سے ایک رسالہ تحریر فرمایا جو فتاوٰی رضویہ میں موجود ہے۔ اِس رسالے میں آپ نے مسلمانوں کی کامیابی کے اُصول لکھے، جنھیں آج اقتصادیات کے ماہرین تسلیم کرتے ہیں اور داد و تحسین دیتے ہیں۔

اقتصاد / کاروبار (Economy) میں دو چیزوں کو بنیادی حیثیت حاصل ہے:

1) پیداوار / اشیاسازی (Production)، یعنی وسائل / خام مال سے چیزیں تیار کرنا اور اُن سے آمدن حاصل کرنا۔

2) صَرف / کھپت / استعمال (Consumption)، یعنی تیار شدہ اشیا کو استعمال کرنا اور اُن سے فائدہ اُٹھانا۔

پیداوار سے متعلق ہدایت: پروڈکشن کے حوالے سے امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ نے لکھا: مسلمانوں کو چاہیے کہ اپنی حِرْفَت و تجارت کو ترقّی دیں۔ یعنی مسلمانوں کو چاہیے کہ پیشہ (Profession)، مہارت (Expertise) اور جدید ٹیکنالوجی پر مبنی صنعت (High-tech Industry) میں خوب ترقّی کریں۔ پھر آپ نے اِس کی وجہ ذکر کرتے ہوئے لکھا: تاکہ مسلمان کسی دوسری قوم کے محتاج نہ ہوں۔ ایسا نہ ہو کہ یورپ اور امریکہ والے معمولی قیمت کا خام مال اپنی انڈسٹری میں تیار کر کے مسلمانوں کو دیں اور اُس کے بدلے بھاری قیمت وصول کریں۔

تقریباً ایک سو پندرہ سال پہلے کے لکھے گئے اِس نکتہ پر غور کیجیے اور اُمّت کی زبوں حالی دیکھیے! تقریباً سبھی مسلم ممالک خام مال برآمد کرتے ہیں اور کھربوں ڈالر کی ٹیکنالوجی والی اشیا دوسری قوموں سے خرید کر اپنا سرمایہ اُن کے حوالے کر دیتے ہیں۔ پھر اعلیٰ حضرت نے یہ نکتہ اُٹھایا: "تاکہ مسلمان کسی دوسری قوم کے محتاج نہ ہوں"، اِس پر غور کیجیے! اِس وقت اُمّتِ مسلمہ بنیادی ضروریاتِ زندگی سے لے کر جنگی ہتھیاروں تک... بیشتر اشیا میں غیر مسلموں پر انحصار (Dependency) کرتی ہے اور اِسی بات کا نتیجہ ہے کہ خواہی نخواہی اُن کی ماننا پڑتی ہے اور پھر اُن کے مفادات کی خاطر اُمّت کے مفادات کو چھوڑنا پڑتا ہے۔

کھپت کے حوالے سے ہدایت: معیشت کی دوسری جانب، یعنی اشیا کی کھپت / صَرف اور استعمال (Consumption) کے حوالے سے امامِ اہلِ سنت نے لکھا: مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ صِرف مسلمانوں سے خریداری کریں؛ تاکہ گھر کا نفع گھر میں ہی رہے۔

اِس وقت امریکہ مختلف ممالک پر ٹیرف لگا رہا ہے؛ فقط اِس لیے کہ امریکہ کے لوگ اپنے ملک کی بنی ہوئی چیزیں استعمال کریں اور امریکی معیشت مزید پختہ ہو۔ یہ اُصول ایک سو پندرہ سال پہلے امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ نے عطا فرمایا تھا۔

مسلمانوں کی تجارتی صورتِ حال پر دردِ دل کا اظہار کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے لکھا: خریداروں کو اتنا شُعور نہیں کہ اپنی قوم سے خریدیں، اگر کچھ رقم زیادہ بھی ہو تو کم از کم اپنے ہی بھائی کو ملے گی... دوسری طرف بیچنے والوں کی یہ حالت ہے کہ ہندو اگر 100 روپیہ نفع لے رہا ہے تو مسلمان صاحب 400 سے کم پر راضی نہیں، پھر لطف یہ کہ مال بھی ہلکا (کم معیار/Low Quality)، بلکہ خراب۔ مزید لکھا: ہندو تجارت کے اُصول جانتا ہے کہ جتنا نفع کم رکھیں تجارت اُتنی ہی زیادہ ہوتی ہے، جب کہ مسلمان صاحب چاہتے ہیں کہ ایک ہی خریدار سے سارا نفع وصول کر لیں۔

اِس وقت چین دُنیا میں معاشی ریچھ کی حیثیت اختیار کر رہا ہے؛ کیونکہ اُنھوں نے "کم نفع کے ذریعے تجارت بڑھانے" کا اُصول اپنایا ہے، جس کی نشاندہی تاج دارِ بریلی علیہ الرحمہ نے تقریباً ایک سو پندرہ سال پہلے کر دی تھی۔

امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ کے دیے ہوئے اِس اُصول کی روشنی میں پاکستانی معیشت کا جائزہ لیں تو اِس وقت ہماری معیشت کی سب سے بڑی خرابی یہ ہے کہ درآمدات (Imports) کا حجم مسلسل بڑھتا جا رہا ہے؛ کیونکہ پاکستانیوں کو اپنے ملک کی چیزیں پسند نہیں آتیں، جب کہ برآمدات (Exports) کا حجم کم ہوتا جا رہا ہے؛ اِس لیے کہ ہماری بنائی ہوئی چیزوں کا معیار ہلکا ہوتا ہے اور قیمتیں زیادہ۔

دین پر عمل کی اہمیت: امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ نے کامیابی کے اُصولوں کی نشان دہی کے بعد لکھا: تمام اُصولوں میں سب سے اہم، سب کی جان اور سب کی اصل اعظم دینِ متین ہے، جس پر عمل کرنے کی برکت سے اُمّت کے ابتدائی افراد اُس بلند مقام پر پہنچے کہ پوری دُنیا میں اُن کی ہیبت کا سکہ بیٹھ گیا، جنھیں پہلے کھانے کی چیزیں وافِر مقدار میں میسّر نہیں تھیں وہ بڑی بڑی سلطنتوں کے مالک بنے... اور دینِ متین کو چھوڑنے کی وجہ سے بعد والے ذلیل و رُسوا ہو رہے ہیں۔

پھر آپ نے دین پر عمل کے حوالے سے مسلم تاجروں کی حالتِ زار کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھا: غیر مسلموں سے سیکھ کر تجارت کرنے والے جائز نفع کی طرف توجّہ کیوں کریں! اِنھیں دین سے کیا کام! اِنھیں اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کے احکام سے کیا غرض! اِنھوں نے مسلمانوں کے گھر میں آنکھ کھولی اور چند رسمی کاموں کی بنیاد پر مسلمانی برقرار رکھے ہوئے ہیں، اِن کے کرتوتوں سے لگتا ہے کہ نہ اُنھیں مرنا ہے، نہ اللہ واحد و قہار کے حضور پیش ہونا ہے، نہ اعمال کا حساب دینا ہے، انّا للّٰہ وانّا الیہ راجعون۔ [1]

عمل کی تلقین: رسالہ کے آخر میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا: یہ خیال نہ کیجیے کہ ایک میرے کرنے سے کیا ہو گا! ہر ایک نے یوں ہی سمجھا تو کوئی کچھ بھی نہیں کرے گا... بلکہ ہر شخص یہی تصوُّر کرے کہ مجھے ہی کرنا ہے، یوں اِن شاء اللہ تعالیٰ سبھی کر لیں گے۔

---

[1] خطبہ میں عوام کی سہولت کے لیے اعلیٰ حضرت قدّس سرہٗ کی عبارات کا خلاصہ ذکر کیا گیا ہے، لفظ بلفظ عبارات نقل نہیں کی گئیں۔ رسالہ "تدبیرِ فلاح و نجات واصلاح" فتاوٰی رضویہ، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن جامعہ نظامیہ رضویہ کی پندرہویں جلد میں صفحہ: 141 سے 147 پر موجود ہے۔

حرفِ آخر: پیغامِ فلاح اور امامِ اہلِ سنّت رحمۃ اللہ علیہ کا اندازِ اصلاح

حق و باطل کی کشمکش ہر دَور میں جاری رہی، اب بھی جاری ہے اور آئندہ بھی رہے گی۔ نہایت خوش نصیب ہیں وہ حضرات جنھیں ربِّ کریم اصلاح کی توفیق سے نوازتا ہے اور وہ لوگوں میں پیدا ہونے والی اعتقادی و عملی خرابیوں کو دُور کرتے ہیں... اور نہایت بدنصیب ہیں وہ لوگ جو فساد پھیلاتے ہیں، مسلمانوں کے عقائد خراب کرتے ہیں یا اُنھیں عملی اعتبار سے بُرے راستے پر چلاتے ہیں۔

مُصلحین کا انعام ذکر کرتے ہوئے باری تعالیٰ نے فرمایا: وَالَّذِيْنَ يُمَسِّكُوْنَ بِالْكِتٰبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُصْلِحِيْنَ۔ "اور وہ لوگ جو کتاب کو مضبوطی سے تھامتے ہیں (اُسے پوری طرح مانتے ہیں اور اُس پر عمل کرتے ہیں) اور انھوں نے نماز قائم کی تو بلاشبہ ہم اصلاح کرنے والوں کا ثواب ضائع نہیں کرتے۔" [الاعراف 170:07]

عصرِ حاضر میں اُمّت کی اصلاح کا بیڑا اُٹھانے والے مُصلحین میں نمایاں ترین نام امامِ اہلِ سنّت، مجددِ دین وملّت، اعلیٰ حضرت، الشاہ احمد رضا خان قادری علیہ الرحمہ کا ہے۔ آپ نے نہایت نازک وقت میں اُمّت کے سامنے اکابر کے بیان کردہ سچے اور سُچے عقائد کو بھی خوب واضح کیا، لوگوں میں پیدا ہونے والی عملی خرابیوں کی بھی بھرپور طریقے سے نشان دہی کی، سیاسی میدان میں بھی اُمّت کو فلاح کا راستہ بتایا اور معیشت کے حوالے سے بھی کامیابی کے اُصول تحریر فرمائے۔

امامِ اہلِ سنت کا وصالِ مبارک ۲۵ صفر ۱۳۴۰ ھ / 28 اکتوبر 1921ء کو جمعہ کے دن ہوا۔ آپ کے 107 ویں عرسِ مبارک کی مناسبت سے آج کے خطبہ میں اصلاحِ اُمّت کے حوالے سے آپ کی کچھ خدمات کا تذکرہ ہوا۔

برِّصغیر میں امامِ اہلِ سنّت رحمہ اللہ تعالیٰ کے علمی مقام کو متعارف کروانے والی شخصیات میں ایک حسین نام مفتیٔ اعظم پاکستان، معمارِ جامعہ نظامیہ رضویہ، علامہ محمد عبد القیوم ہزاروی علیہ الرحمہ کا بھی ہے۔ آپ کا یومِ وصال 26 اگست 2003ء ہے، اِس مناسبت سے آپ کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے یہ کہنا ہرگز بے جا نہیں کہ آپ نے مسلکِ اہلِ سنت اور فکرِ رَضا کے فروغ کے لیے قابلِ رشک کام کیا۔ آپ کی گراں قدر دینی خدمات میں سے یہ بھی ہے کہ آپ نے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے فتاوٰی کو تحقیق و تخریج کے ساتھ عالمی معیار کے مطابق شائع کروانے کا اہتمام کیا۔ یہ فتاوٰی 33 ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے، مجموعی طور پر اِس کے صفحات کی تعداد تقریباً 22,000 ہے اور اِس میں مختلف موضوعات پر 7,000 کے قریب سوالات کے شرعی جوابات موجود ہیں۔

پہلے بدمذہب لوگ اعلیٰ حضرت بریلوی کو ایک نعت گو شاعر یا بے علم شیخِ طریقت کے طور پر پیش کرکے لوگوں کو آپ سے متنفّر کرنے کی کوشش کرتے تھے، مگر فتاوٰی رضویہ کی اشاعت کے بعد نہ صِرف دُنیا آپ کے علمی مقام کو ماننے پر مجبور ہے، بلکہ اب مخالفین بھی اِس فتاوٰی کو اپنی لائبریریوں کی زینت اور علمی ضرورت سمجھتے ہیں۔

گفتگو کے آخر میں غزہ کی صورتِ حال اور پاکستان کے مختلف علاقوں، خصوصًا صوابی اور بونیر میں سیلاب سے ہونے والی تباہی کی طرف توجّہ دلانا بھی ضروری ہے۔

غزہ میں اسرائیلی درندوں کی وحشیانہ کارروائیاں جاری ہیں اور صَہیونیوں نے غـــزہ پر مکمل قبضہ کے لیے 60,000 ریزرو فوج کو طلب کر لیا ہے۔ اسرائیلی حملوں اور ناکا بندی کی وجہ سے افلاس اور غذائی قلت کی جو صورتِ حال پیدا ہو چکی ہے وہ مسلم حکمرانوں کے ساتھ ساتھ اربابِ خیر کو بھی اپنی طرف متوجّہ کرتی ہے۔[1]

دوسری جانب پاکستان کے مختلف علاقوں، خصوصًا شمالی علاقہ جات میں بادل پھٹنے اور شدید بارشوں کے سبب خوف ناک تباہی ہوئی ہے، اب تک خیبر پختونخواہ میں تقریبًا 450 افراد جاں بحق ہو چکے ہیں۔ اِس حوالے سے بھی ہمیں اپنے بھائیوں کے ساتھ تعاون کی ذمہ داری سے غافل نہیں ہونا چاہیے۔

امام اہلِ سنت علیہ الرحمہ کے دَور میں ایک مقام پر مسلمانوں کو مالی تعاون کی ضرورت تھی، تب آپ نے اربابِ خیر کی بے توجہی کے حوالے سے لکھا تھا: اکثر امیروں کو اپنے ناجائز عیش سے کام ہے، ناچ وغیرہ بے حیائی یا بے ہودہ کاموں میں ہزاروں، لاکھوں روپے اُڑا کر شہرت اور سیاسی مفادات حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں، مگر مرتے ہوئے مسلمان بھائی کی جان بچانے کے لیے معمولی رقم دینا بھی اُنھیں ناگوار ہوتا ہے۔ (فتاوٰی رضویہ، ج:15، ص:145، ملخصًا)

بہر حال ہمیں مشکل حالات میں مبتلا مسلمانوں کی مدد سے غافل نہیں ہونا چاہیے۔

شرعی مسئلہ: مبارک باد دینے کا مطلب ہوتا ہے برکت کی دُعا دینا؛ لہٰذا کسی بھی مہینے یا دن کی مبارک باد دینا شرعی طور پر جائز ہے، بلکہ اچھی نیت ہو تو ثواب کی بھی اُمّید ہے۔ تاہم ماہِ ربیع الاوّل یا کسی اور مہینے کی مبارک دینے پر جنت کی بشارت ملنے کی جو روایت ذکر کی جاتی ہے اُس کا کوئی ثبوت نہیں؛ لہٰذا یہ روایت نہ بیان کی جائے، نہ ہی اِس طرح کا پیغام دوسروں تک پہنچایا جائے۔

اللہ تعالٰی امامِ اہلِ سنت اعلٰی حضرت بریلوی علیہ الرحمہ کے درجات میں کروڑوں بلندیاں عطا فرمائے اور آپ کے طفیل ہم سب کی بخشش و مغفرت فرمائے! ربِّ کریم ہمیں عقیدۂ اہلِ سنت فکرِ رضا پر استقامت کی توفیق سے نوازے!

قادرِ مطلق اہلِ غزّہ سمیت دُنیا بھر کے مظلوم مسلمانوں کی مدد فرمائے اور اسرائیل اور اُس کے اتّحادیوں کو نشانِ عبرت بنائے!

ربِّ کریم اہلِ پاکستان کو سیلاب سمیت تمام زمینی و آسمانی آفات سے محفوظ فرمائے اور مشکلات کا شکار جملہ مسلمانوں کی خاص مدد فرمائے۔ خالقِ کریم وطنِ عزیز کے تمام اربابِ اختیار کو اسلام کا خدمت گزار اور عوام کا خیر خواہ بنائے! آمین بجاہِ النّبیِّ الکریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم!

---

[1] اہلِ غزہ سے تعاون کے لیے فیضان گلوبل ریلیف فاؤنڈیشن (FGRF) بہترین ذریعہ ہے۔ وزٹ کریں: https://fgrf.org/